۲۷ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 47)

کیا کوّا بولے تو مصیبت آتی ہے؟

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

کیا کوّا بولے تو مصیبت آتی ھے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۵ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: پہلا وہ شخص جو میرے اُمتی کی پریشانی دور کرے، دوسرا سنت کو زندہ کرنے والا، اور تیسرا مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنے والا۔[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا کوّا بولے تو مصیبت آتی ہے؟

سُوال: ہمارے گھر کی گیلری میں روزانہ دو کوّے لوہے کے تار لیکر آتے ہیں اور اس سے کچھ بناتے ہیں، اگر کوئی ان کو ہٹانے کی کوشش کرے تو یہ اس پر حملہ کر دیتے ہیں اور زور زور سے چیخنے لگتے ہیں۔ پہلے بھی ایسا ہوا تھا اور میری والدہ بیمار پڑ گئیں تھیں اور اب پھر اس طرح ہوا ہے اور میرے والد صاحب بیمار ہو گئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگ کہتے ہیں کوّا شیطانی مخلوق ہے اس کو نہیں ہٹانا چاہیے، اب ہم کیا کریں آپ اس کا کوئی حل ارشاد فرما دیجیے؟

(بابُ المدینہ کراچی سے سُوال)

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۷ رَمضانُ الۡمُبارَک ۱۴۴۰ھ بمطابق 01 جون 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... بدور السافرۃ، باب الاعمال الموجبۃ لظل العرش و الجلوس... الخ، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶ مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت

جواب: کوّا شیطانی مخلوق نہیں ہے البتہ اس کو شرعی اصطلاح میں فاسق کہا جاتا ہے۔[1] بہر حال اللہ پاک بہتر جانتا ہے کہ آپ کے والدین واقعی ان کوّوں کی وجہ سے بیمار ہوئے ہیں یا یہ اتفاقی بیماری ہے یا پھر نفسیاتی اثر کی وجہ سے دل پر یہ بات لے لی کہ اب یہ کوّے آ گئے ہیں یقیناً کسی نے جادو کروایا ہوگا جس کی وجہ سے ہم بیمار ہو گئے وغیرہ۔ آپ دعوتِ اسلامی کی مجلس تعویذاتِ عطاریہ کے تحت لگنے والے بستے سے اس مسئلے کے حل کے لیے تعویذات لیجیے گھر میں لٹکائیے اور امی ابو بلکہ گھر کے سارے افراد پہن بھی لیں۔ اللہ پاک اس مصیبت سے آپ کو نجات عطا فرمائے۔[2]

جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کا مصافحہ فرمانا

سُوال: سنا ہے جب لَیْلَۃُ الْقَدْر ہوتی ہے تو حضرتِ سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بعض خوش نصیبوں سے مصافحہ فرماتے ہیں، آپ اس حوالے سے کیا فرماتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! جو خوش نصیب اس رات عبادت میں مشغول ہوتا ہے حضرتِ سَیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام اس سے مصافحہ فرماتے ہیں مگر مصافحہ کرنے کی کیفیت ایسی نہیں ہوتی جیسے ہم آپس میں ہاتھ ملاتے ہیں۔ جس خوش نصیب سے یہ مصافحہ ہوتا ہے بعض اوقات اس پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں[3] لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ مجھ سے حضرتِ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے مصافحہ کیا ہے۔ نیز یہ بھی ضروری نہیں کہ صرف حضرتِ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام ہی مصافحہ کریں بلکہ دیگر فرشتے بھی مصافحہ کر سکتے ہیں[4] مثلاً کوئی

---

1. ......بخاری، کتاب جزاء الصید، باب ما یقتل المحرم من الدواب، ۱/۲۰۴، حدیث: ۱۸۲۹ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت
2. ......حضرتِ سیدنا امام محمد آفندی رُومی بِرکلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: بد شگونی لینا حرام اور نیک فال یا اچھا شگون لینا مُستَحَب ہے۔ (اَلطَّرِیْقَۃُ الْمُحَمَّدِیَۃ الخلق الخامس والعشرون التطیر والطیرۃ، ۳/۱۷۵-۱۸۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اگر کسی نے بد شگونی کا خیال دل میں آتے ہی اسے جھٹک دیا تو اس پر کچھ الزام نہیں لیکن اگر اس نے بد شگونی کی تاثیر کا اِعتقاد رکھا اور اسی اعتقاد کی بنا پر اس کام سے رُک گیا تو گناہ گار ہوگا مثلاً کسی چیز کو منحوس سمجھ کر سفر یا کاروبار کرنے سے یہ سوچ کر رُک گیا کہ اب مجھے نقصان ہی ہوگا تو اب گنہگار ہوگا۔ بد شگونی کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ کی 127 صفحات پر مشتمل کتاب ”بد شگونی“ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
3. ......شعب الایمان، باب الصیام، فصل فی لیلۃ القدر، ۳/۳۴۳، حدیث: ۳۷۱۷ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت
4. ......شعب الایمان، باب الصیام، فصل فی لیلۃ القدر، ۳/۳۳۵، حدیث: ۳۶۹۵ ماخوذاً

شخص لَیْلَۃُ الْقَدْر میں نوافل میں مشغول ہو یا دُرودِ پاک پڑھ رہا ہو یا دعا مانگ رہا ہو یا پھر کسی علمِ دین کی مجلس میں موجود ہو کہ یہ بھی ایک عبادت ہی ہے اور اس دوران اس سے یہ مصافحہ ہو جائے بہر حال جس سے بھی یہ مصافحہ ہوتا ہے واقعی اس کے لیے سعادت کی بات ہے البتہ یہ بھی ذہن میں رہے کہ 27ویں شب ہی لَیْلَۃُ الْقَدْر ہو یہ بات سو فیصد نہیں کہی جاسکتی۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو الحسن عراقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ اگر فلاں دن پہلا روزہ ہوا تو شبِ قدر فلاں دن ہو گی جیسے فرمایا کہ اگر منگل کو پہلا روزہ ہوا تو لَیْلَۃُ الْقَدْر 27ویں شب ہو گی وغیرہ۔[1] ان کے علاوہ دیگر کئی بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے اقوال موجود ہیں کہ 27ویں شب ہی لَیْلَۃُ الْقَدْر ہے۔

بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کو شبِ قدر کا علم ہو جاتا تھا

سُوال: جن بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے اپنے تجربات بیان کیے ہیں تو کیا ان کی زندگی میں ہر سال لَیْلَۃُ الْقَدْر ظاہر ہو جاتی تھی؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: جی ہاں! صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے اس طرح کے مُشاہدات اور تجربات کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

شبِ قدر کی نشانیاں اور ان کا مُشاہدہ

سُوال: کیا لَیْلَۃُ الْقَدْر کی ایسی نشانیاں ہیں جن کی مدد سے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اس شب کی پہچان کر لیا کرتے تھے نیز کیا عام آدمی بھی ان نشانیوں کی مدد سے لَیْلَۃُ الْقَدْر تلاش کر سکتا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: جی ہاں! نشانیاں تو کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں جیسے دریائے شور کا کھارا پانی اس رات میٹھا ہو جاتا ہے۔[2] اس رات جادوگر کا جادو باطل ہو جاتا ہے یعنی وہ اثر نہیں کرتا۔[3] اس رات میں تارے نہیں ٹوٹتے اور رات گزرنے کے بعد

---

1. نزھۃ المجالس، باب فضل رمضان و الترغیب... الخ، فصل فی لیلۃ القدر و بیان فضلھا، ۱/۲۲۳ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت
2. شعب الایمان، باب الصیام، فصل فی لیلۃ القدر، ۳/۳۳۲، حدیث: ۳۶۹۰
3. تفسیر روح البیان، پ۳۰، القدر، تحت الآیۃ: ۴، ۱۰/ ۴۸۵ دار احیاء التراث العربی بیروت

جو سورج نکلتا ہے بالکل تھالی کی مانند ہوتا ہے اور اس میں کرنیں نہیں ہوتیں وغیرہ۔[1]

(امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب تشریف فرما مفتی صاحب نے فرمایا:) فیضانِ رمضان کے باب "فَیْضَانِ لَیْلَۃُ الْقَدْر" میں ہے: اُس کی عَلامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مُبارَک شب کُھلی ہوئی، روشن اور بِالکل صاف وشفّاف ہوتی ہے۔ اِس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سَردی بلکہ یہ رات مُعتَدِل ہوتی ہے، گویا کہ اِس میں چاند کُھلا ہوا ہوتا ہے، اِس پُوری رات میں شیاطین کو آسمان کے سِتارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نِشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس رات کے گُزرنے کے بعد جو صُبح آتی ہے اُس میں سُورج بِغیر شُعاع کے طُلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند۔ اللہ پاک نے اِس دِن طُلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔ (اِس ایک دِن کے عِلاوہ ہر روز سُورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نِکلتا ہے۔)[2]

(امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یہ نشانیاں بیان تو کی گئی ہیں مگر ہر ایک کو نظر آنا ضروری نہیں، اللہ پاک جسے چاہتا ہے دکھا دیتا ہے۔ اگر ہر ایک کو دکھائی دینے لگیں تو لوگ اپنے اپنے تجربات کی بنیاد پر اقرار و انکار کریں گے اور یوں بحث اور لڑائی جھگڑے کا ماحول بن جائے گا جیسا کہ عام طور پر چاند دیکھنے کے موقع پر ہوتا ہے کہ لوگ بولتے دکھائی دیتے ہیں کہ یہ تو دو دن کا چاند ہے حالانکہ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ چاند دیکھ کر بولیں گے کہ یہ دو دن کا چاند ہے۔[3] جبکہ حقیقت یہ ہے کہ چاند دو دن کا نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں سال کا ہے۔ یاد رہے کہ چاند نظر آنے پر ہی شرعی احکام مرتب ہوتے ہیں مثلاً روزہ رکھنے نہ رکھنے، عید کرنے نہ کرنے اور حج وغیرہ کے احکام کا سلسلہ چاند نظر آنے پر موقوف ہے، چاند نظر آنے کے تعلق سے گواہیاں قبول کرنے اور نہ کرنے کا پورا ایک نظام شریعت کا دیا ہوا ہے لہٰذا ہمارا چاند کو ایک یا دو دن کے کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

---

1 ......مسند امام احمد، مسند الانصار، عبادة بن صامت، ۸/ ۴۱۴، حدیث: ۲۲۸۲۹ دار الفکر بیروت

2 ...... مُسند امام احمد، مسند الانصار، عبادہ بن ثامت، ۸/ ۴۱۴، حدیث: ۲۲۸۲۹

3 ...... حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علاماتِ قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا، کہا جائے گا کہ دو رات کا ہے۔

(مصنف ابنِ ابی شیبہ، کتاب الفتن، ماذکر فی فتنۃ الدجال، ۸/ ۶۶۴، حدیث: ۹۹ دار الفکر بیروت)

لَیْلَۃُ الْقَدْر کو پوشیدہ رکھنے کی حکمتیں؟

سُوال: لَیْلَۃُ الْقَدْر کو پوشیدہ رکھنے میں کیا حکمتیں ہو سکتی ہیں؟(Youtube کے ذریعے سُوال)

جواب: حدیثِ پاک کا یہ مضمون ہے کہ ”دو آدمی لڑ رہے تھے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں تمہیں لَیْلَۃُ الْقَدْر کا بتانے آیا تھا مگر دو آدمی جھگڑ رہے تھے جس کی وجہ سے اس کا تعین اُٹھا لیا گیا، اب لَیْلَۃُ الْقَدْر کو طاق راتوں میں تلاش کرو، ممکن ہے تمہارے لیے اس میں بہتری ہو“[1] یوں لَیْلَۃُ الْقَدْر کو پوشیدہ رکھا گیا کہ بندہ سارا سال ہر رات ہی عبادت میں گزارے کہ شاید آج لَیْلَۃُ الْقَدْر ہو۔ فارسی کا مقولہ ہے کہ ”اَگر قَدْر دانی تُو ہَر شَب، شَبِ قَدْر اَست یعنی اگر تُو قدر کرے تو ہر رات شبِ قدر ہے۔“ اللہ پاک کب راضی ہو جائے کچھ پتا نہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ لَیْلَۃُ الْقَدْر کے علاوہ راضی ہی نہ ہوتا ہو اس لیے ہر رات کی قدر کرنی چاہیے۔ ہم عبادت گزاروں کی حکایات اور واقعات پڑھتے ہیں وہ تو ہر رات عبادت کرتے تھے اور ایسی عبادت کرتے تھے جیسی ہم لَیْلَۃُ الْقَدْر میں ایک آدھ گھنٹا بھی نہیں کر پاتے، ہم تو اتنی رونق اور روشنیاں ہوتے ہوئے بھی بے چینی میں مبتلا ہوتے ہیں اور مسجد میں ہمیں اُکتاہٹ محسوس ہونے لگتی ہے، اللہ پاک کرے کہ عبادت میں ہمارا دل لگ جائے۔

کیا قبر کے حالات ہر ایک کو نظر آسکتے ہیں؟

سُوال: بعض لوگوں پر قبر کے مُعَامَلات منکشف (ظاہر) ہو جاتے ہیں اور بعض پر نہیں ہوتے جیسے ایک شخص نے قبر میں کسی کا بدن سلامت دیکھا دوسرے کو بتایا تو وہ نہیں دیکھ سکا، کیا ایسا ممکن ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: قبر کسی وجہ سے کھل گئی اور بدن سلامت دیکھا گیا تو یہ چیز ہزاروں لوگ دیکھ لیتے ہیں یہ برزخ کا معاملہ نہیں ہے بلکہ برزخ کا معاملہ یہ ہے کہ آیا مردے کو عذاب ہو رہا ہے یا ثواب، اس کی قبر کشادہ ہے، اس کی قبر میں نور ہے، اس کی قبر جنت کا باغ بنی ہوئی ہے یا مَعَاذَ اللہ اس کی قبر میں آگ بھڑک رہی ہے تو یہ مُعاملات برزخ کے ہیں لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ کسی صاحبِ ولایت ہی کو نظر آئے بلکہ عام لوگوں کو بھی دکھایا جاسکتا ہے جیسے قبر کھودنے والے یا کفن

---

[1] ...... بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب رفع معرفۃ لیلۃ القدر لتلاحی الناس، ۱/۶۶۲، حدیث: ۲۰۲۳ ملخصاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

چوروں کے اس طرح کے واقعات ہیں جن پر عبرت کے لیے قبر کا حال ظاہر کیا گیا۔

رَمَضانُ المُبارَک کی رخصتی پر نمازیوں کی کمی

سُوال: سالہا سال کا تجربہ ہے کہ رَمَضانُ المُبارَک کے جاتے ہی مساجد میں نمازیوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے بلکہ ختمِ قرآن کے بعد ایک تعداد تراویح چھوڑ دیتی ہے، آپ ایسے مدنی پھول عطا فرما دیجیے کہ ہم مساجد آباد کرنے اور کروانے والے بن جائیں۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: ایک دور تھا کہ جب سو فیصدی مسلمان نماز پڑھتے تھے وہ دور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا تھا کہ ہر صحابی باجماعت نماز پڑھنے کا حریص (یعنی شوق رکھنے والا) تھا۔ تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ عادل اور جنتی ہیں، ان کا دور بہت سنہری دور تھا۔ پھر تابعین کا دور آیا اس میں بھی کثیر تعداد نماز پڑھتی تھی لیکن یہ زمانہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کے زمانے جیسا نہیں تھا، اس کے بعد تبع تابعین کا زمانہ آیا یہ بھی پیارا دور تھا ان تین ادوار کو قُرُوْنِ ثَلاثَہ کہا جاتا ہے ان میں مساجد آباد ہوتی تھیں فاسق اور گناہ گار کم تھے لیکن بعد میں جیسے جیسے دوری ہوتی گئی گناہوں کا سلسلہ بڑھتا گیا نمازیوں کی تعداد بھی کم ہو گئی اور مسلسل کم ہوتی جا رہی ہے۔

فی زمانہ رَمَضانُ المُبارَک میں پہلی تاریخ کو نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے، نمازِ تراویح میں مساجد آباد ہوتی ہیں رَمَضانُ المُبارَک کی پہلی فجر میں دیکھنے والا منظر ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ کمی ہوتی جاتی ہے۔ پھر 27ویں شب میں دوبارہ مساجد بھر جاتی ہیں۔ رَمَضانُ المُبارَک کے جاتے ہی نہ جانے نمازیوں کو کیا ہو جاتا ہے آسمان نگل جاتا ہے یا زمین کھا جاتی ہے کہاں چلے جاتے ہیں کچھ پتا نہیں چلتا۔ مساجد خالی خالی ہو جاتی ہیں چاروں طرف ویرانہ ہو جاتا ہے گویا فضائیں بھی غمگین اور ہوائیں بھی سوگوار۔ یہ ہر کسی کی اپنی فیلنگ ہوتی ہے کسی کو غم زیادہ ہوتا ہے تو اس کو بالکل چین نہیں آتا جیسے کسی قریبی عزیز کا انتقال ہو جائے تو چین نہیں آتا اس کی فیلنگ الگ ہوتی ہے ایسے ہی بعض لوگوں کی فیلنگ رَمَضانُ المُبارَک کی رخصتی پر بھی ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں غمِ رمضان نصیب فرمائے اور ہم سارا سال رَمَضانُ المُبارَک کو یاد رکھیں۔

بہر حال بعض خوش نصیب سمجھانے پر نمازی بن جاتے ہیں جیسے معتکفین کی ایک تعداد ہوتی ہے جو پہلے نماز نہیں

پڑھتی تھی مگر بعد میں یہ نمازی بن جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں شرکت کرنے والے کئی معتکف اسلامی بھائی تاثرات دیتے ہیں کہ ہم پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے حتّٰی کہ کبھی ایک روزہ بھی نہیں رکھا تھا مگر اعتکاف کی برکت سے نہ صرف نمازی بنے بلکہ پوری تراویح پڑھنے اور سارے روزے رکھنے کی سعادت بھی ملی۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں بے نمازی اعتکاف کرتے ہیں اور اللہ پاک کی رحمت سے اعتکاف کے بعد نمازی بن جاتے ہیں یعنی دعوتِ اسلامی کا یہ پیارا پیارا مدنی ماحول نمازیوں کی پروڈکشن کر رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی مساجد تعمیر بھی کرتی ہے اور آباد بھی کرتی ہے۔

نمازی بنائیے اور نمازی بڑھائیے

معتکف اسلامی بھائیوں کو لانے والے مبلغین کو چاہیے کہ وہ ان پر مسلسل انفرادی کوشش بھی کرتے رہیں اور ان پر میٹھی میٹھی نظر رکھیں کہ یہ نمازوں میں کہیں سُستی تو نہیں کر رہے۔ نمازِ فجر کے لیے جگانے جائیں، اگر جذبہ ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللہ مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا دعوتِ اسلامی بننے سے پہلے بھی نمازوں کی ترغیب دلانے کا معمول تھا۔ اس وقت میں نے ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کی اور نماز کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ میں فجر میں آپ کو جگانے کے لیے آؤں گا یا کسی کو بھیجوں گا چنانچہ جب ہم ان کے گھر جگانے کے لیے پہنچے تو وہ اسلامی بھائی پہلے ہی اپنے گھر کی بالکونی میں کھڑے ہمارا انتظار کر رہے تھے یعنی ہمارے جگانے سے پہلے ہی وہ جاگ چکے تھے۔ بے چارے کا اب انتقال ہو چکا ہے اللہ پاک ان کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اس واقعے سے معلوم ہوا کہ ہم جس کو یہ کہیں کہ آپ کو جگانے کے لیے آئیں گے تو وہ نفسیاتی اثر ہونے کی وجہ سے بے چین ہوتا ہے کہ کہیں فلاں اسلامی بھائی مجھے جگانے آئیں اور میری آنکھ ہی نہ کھلے تو وہ کیا سوچیں گے؟ اسی وجہ سے وہ پہلے ہی اٹھ جاتا ہے۔ میں شاید ان دنوں امام تھا اور امام کا اپنا امپریشن بھی ہوتا ہے، اگر امام کسی کو جگانے چلا جائے یا کسی نمازی سے کہہ دے کہ میں آپ کو نمازِ فجر کے لیے اٹھانے آؤں گا تو میرا خیال ہے کہ اس کا پورا خاندان اس امام کا عقیدت مند بن جائے گا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایسا ہی ہوا کہ وہ پورا خاندان مجھ سے متاثر ہو چکا تھا بہرحال رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے

بعد مساجد سے دور ہو جانے والوں کے متعلق یہی حل سمجھ میں آتا ہے کہ ایک ایک پر انفرادی کوشش جاری رکھی جائے۔ اجتماعی کوشش یعنی بیان کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے لیکن اس کے بعد ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کی جائے تو زیادہ فائدہ ہوگا اور نمازیوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی۔

امام صاحبان نمازی بنانے کی کوشش کریں

سُوال: کیا آپ کو لگتا ہے کہ اس طرح امام صاحب اپنے نمازیوں کو جگانے کے لیے پہنچ سکیں گے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: میں نے زندگی کا اکثر حصہ امامت کی ہے میرے علاوہ بھی بہت سارے امام صاحبان ایسے ہوں گے جو ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کرتے ہوں گے گھروں پر جاکر نمازوں کے لیے بلاتے ہوں گے۔ اگر اب تک ایسا نہیں کرتے تھے تو امید ہے کہ اب ان میں جذبہ پیدا ہو جائے گا اور وہ ایک ایک فرد کو نیک نمازی بنانے کے لیے کوشش کریں گے کہ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:﴿ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ۝۵۵ ﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ”اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔“

مؤذِّن صاحبان بھی نمازی بنائیں

سُوال: کیا یہ کام مؤذِّن صاحبان بھی کر سکتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: جی ہاں! مؤذِّن اور خادم بھی کر سکتے ہیں جبکہ ان کے اجارے والے کاموں میں کوئی حرج واقع نہ ہو۔ اور پھر امام و مؤذن کے ساتھ ساتھ اگر دیگر مسلمان چھوٹے بڑے سب مل جل کر نیکی کی دعوت عام کرنے پر کمربستہ ہو جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ نقشہ ہی بدل جائے گا۔ یاد رکھیے! امام، علما اور خطبا کی تو زیادہ ذمہ داری ہے کہ وہ نیکی کی دعوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ لوگ اپنے اپنے طور پر اس کام میں مشغول ہیں۔ کوئی مائیک کے ذریعے یہ کام کر رہا ہے اور کوئی ٹی وی اسکرین پر آکر یہ کام سرانجام دینے میں مشغول ہے اور کوئی ہر ذریعے سے یہ ذمہ داری نبھا رہا ہے۔

گھر میں فجر کے لیے اٹھنے کا ماحول بنایئے

سُوال: رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں سحری کے لیے گھر والے سب کو جگاتے ہیں کہ کھانا وغیرہ کھانا ہے اگر یہ معمول رَمَضَانُ

اَلْمُبارَک کے علاوہ بھی بن جائے اور نمازِ فجر کے لیے اُٹھایا جائے تو شاید فجر میں بھی مساجد آباد رہیں گی، آپ یہ ارشاد فرمائیے کہ فیملی ممبر اس حوالے سے کیا کر سکتے ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: جگانے والے جگاتے ہوں گے اور جگانا بھی چاہیے۔ گھر میں یہ ماحول بنا لیا جائے کہ ایک دوسرے کو نمازِ فجر کے لیے جگائیں، اپنے موبائل وغیرہ میں الارم سیٹ کر لیں اور جس کی آنکھ کھل جائے وہ دوسروں کو بھی جگا دے اِنْ شَآءَ اللہ ثواب ملے گا۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نمازِ فجر کے لیے اُٹھانا ثابت ہے[1] نیز حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی اپنی قسمت جگانے کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے[2] یا یوں کہیے کہ جاگی ہوئی قسمت کو استقامت دلاتے تھے کیونکہ قسمت تو پہلے ہی جاگ چکی تھی کہ صحابیٔ رسول ہیں اور پھر نبی کی آنکھیں سوتی ہیں دل تو جاگ رہا ہوتا ہے پھر بھی حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ فجر کی اطلاع کرنے کے لیے حاضر ہوتے تھے۔

(نگرانِ شوریٰ نے اس موقع پر فرمایا:) ایک آیتِ مبارکہ جب نازل ہوئی تو سات ماہ تک سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ فجر میں جگانے کے لیے حضرتِ سَیِّدَتُنا خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے گھر تشریف لے جاتے رہے۔[3] (امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب تشریف فرما مفتی صاحب نے وہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:) ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾ (پ۱۶، طٰہٰ:۱۳۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے۔

نمازی بنانے کا انداز کیسا ہو؟

سُوال: بے نمازی مسلمانوں کو نمازی بنانے کے لیے انداز کیسا ہونا چاہیے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: یہ انداز نہیں ہونا چاہیے کہ تم نماز نہیں پڑھتے جہنم میں جاؤ گے۔ ہمیں کیا معلوم جو ہم دوسروں کے بارے میں کہیں کہ تم جہنم میں جاؤ گے۔ انسان کو چاہیے وہ اپنی فکر کرے اور ڈرتا رہے کہ میرا کیا ہو گا؟ کہیں مجھے ہی جہنم میں نہ ڈال

---

1 ...... ابو داود، کتاب التطوع، باب الاضطجاع بعدھا، ۲/۳۳، حدیث: ۱۲۶۴ دار احیاء التراث العربی بیروت

2 ...... حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ بلال اذان کے بعد خصوصی طور پر نماز کے لیے حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خدمت میں عرض کرتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۴۸)

3 ...... معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، رقم: ۳۱۷۵، ابو حمراء، ۴/۴۵۷، حدیث: ۶۷۹۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت

دیا جائے، میرا خود کا کردار درست نہیں ہے لہٰذا سامنے والا بھلے بے نمازی ہو کتنا ہی بگڑا ہوا ہو ہمیں ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے بارے میں مَعَاذَ اللہ یہ فیصلہ دیں کہ تو جہنم میں جائے گا۔ ہمیں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا علم نہیں بس دعا کریں کہ اللہ پاک اسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے اور ایمان پر خاتمہ ہو اور بے حساب مغفرت فرمادے۔ یہ سب اللہ پاک کی رحمت پر موقوف ہے وہ کسی کا بھی پابند نہیں ہے۔ ہم اس کے بندے ہیں اگر ہم اس کی عبادت کرتے ہیں تو یہ اس پر احسان نہیں کرتے بلکہ اپنے اوپر احسان کرتے ہیں اور یہ اس کا کرم ہے کہ وہ ہم سے اپنی عبادت کروا رہا ہے لہٰذا جو بھی بے نمازی ہو اس کو پیار، محبت اور نرمی سے سمجھائیں اور کوشش کرکے گھر درس کا سلسلہ شروع کریں اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح گھر والوں کو نمازی بنانے میں آسانی ہوگی۔

ہماری بیٹھکوں میں گفتگو کا موضوع کیا ہونا چاہیے؟

سُوال: جب ہم مل کر بیٹھتے ہیں تو رات دیر تک حالات، واقعات، سیاست، ملک وملت اور دیگر موضوعات پر اس طرح باتیں کرتے ہیں جیسے سب کچھ ہم نے ہی کرنا ہے اور پھر اذانِ فجر پر اوندھے مُنہ سو جاتے ہیں۔ اپنی بیٹھکوں میں کِن کِن موضوعات پر ہمیں گفتگو کرنی چاہیے اس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: آپ کا سُوال سنتے ہوئے میں تصور ہی تصور میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دور میں چلا گیا کہ ان کے پاس فالتو بحثوں کے لیے ٹائم نہیں ہوتا تھا لہٰذا جب وہ آپس میں ملتے تھے تو ایک دوسرے سے قرآنِ پاک کی تلاوت سُنتے مثلاً کہتے آپ مجھے فلاں سورت سنا دیجیے۔[1] کاش! ہمارا بھی کوئی ایسا ماحول بن جائے کہ اگر کوئی قاری صاحب ہمارے پاس آ جائیں تو ہم ان سے تلاوت سُن لیں، نعت خوان تشریف لائیں تو ان سے نعت سُن لیں اور عالِم صاحب تشریف لائیں تو ان سے کوئی شرعی مسئلہ پوچھ لیں یا کوئی دینی مسئلہ چھیڑ دیں اور وہ اس سے متعلق ہمیں مدنی پھول عطا فرمانا شروع کر دیں مگر حالات ابتر ہیں۔ ہماری بیٹھکوں میں خالی سیاسی باتیں ہی نہیں ہوتیں بلکہ غیبت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یاد رکھیے! سیاست کی بات کرنا غیبت کی طرح بُرا نہیں ہے مگر ہماری بیٹھکوں میں غیبت، چغلی اور بدگمانی بھی ہوتی ہے اور ہم

1 ......الزہد لابی داود، من اخبار جندب بن عبد اللہ، ص۳۴۱، رقم:۴۱۷، بالفاظ مختلفۃ دار المشکاۃ للنشر والتوزیع القاہرۃ مصر

دوسروں کی برائیاں لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔

سوشل میڈیا کے ذریعے کسی کو سمجھانا کیسا؟

سُوال: الزام تراشیوں اور ایک دوسرے کے خلاف بات چیت کرنے کے لیے سوشل میڈیا ایک بہت بڑا ذریعہ بن چکا ہے۔ جب سوشل میڈیا پر کوئی خبر آتی ہے تو لوگوں کی ایک تعداد ہے جو اس پر تبصرہ کرتی اور سوشل میڈیا پر ہی ایک دوسرے کو سمجھانے کی کوشش کرتی ہے اور یوں ہمارے معاشرے میں کافی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں تو اس حوالے سے بھی راہ نُمائی فرما دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر کسی کو سمجھانا ہے تو سمجھانے کے لیے شاید حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یا کسی اور صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ قول بہترین ہے کہ ”جس نے کسی کو سب کے سامنے سمجھایا تو اس نے اس کو بدنما کر دیا اور اگر تنہائی یعنی اکیلے میں سمجھایا تو اس کو زینت دی یعنی خوبصورت اور اچھا کر دیا۔“[1] مگر اب معاملہ بالکل اُلٹا ہے اور سوشل میڈیا کے ذریعے سمجھایا جانے لگا ہے مثلاً اگر مجھ سے بولنے میں کوئی بھول ہو جائے تو بعض لوگ میرے بیان کا وہ حِصّہ جہاں میں نے بھول کی ہے سوشل میڈیا پر عام کر کے مجھے سمجھانے لگ جائیں گے۔ سوشل میڈیا پر سمجھانے سے اگر میں سمجھ بھی گیا تو میرا یہ کلپ لاکھوں لوگوں تک پہنچ گیا اور صورتِ حال یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر جو کلپ آتا ہے اس کی عمر اتنی بڑی ہوتی ہے کہ بندہ مر جاتا ہے مگر وہ کلپ چلتا رہتا ہے، اگر لوگ اس کلپ کو بھول بھی جائیں تو کسی نے سنبھال کر رکھا ہو گا اور وہ اُسے کچھ عرصے بعد پھر سے عام کر دے گا۔ افسوس اس وقت زیادہ ہوتا ہے کہ جب کوئی اہلِ علم اور سمجھ دار کہلانے والا شخص سوشل میڈیا کے ذریعے سمجھاتا ہے، یہ بے چارہ اتنا نہیں سوچتا کہ سمجھانے کا یہ طریقہ قرآنِ پاک میں بیان کیے گئے سمجھانے کے طریقے: ﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾ (پ۱۴، النحل: ۱۲۵) (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔) کے مطابق نہیں ہے۔ اگر کسی سے بھول ہو گئی اور آپ نے اسے سوشل میڈیا پر سمجھانا شروع کر دیا کہ تم نے یوں غلط کیا اور یہ دلیل ہے وہ دلیل ہے تو یاد

---

[1] شعب الایمان، باب فی التعاون علی البر و التقوی، ۶/ ۱۱۲، حدیث: ۷۶۴۱

رکھیے! اس طرح سمجھانے سے اگر سامنے والا اصلاح کرنا بھی چاہے گا تو شاید شیطان اس پر حاوی ہو جائے اور وہ ضد میں آکر اپنے غلط موقف پر ڈٹ جائے۔ اس کو اپنی غلطی کا پتا بھی ہو گا لیکن پھر بھی اعتراف کرنے کے بجائے اپنے غلط موقف پر الٹے سیدھے دلائل دینا شروع کر دے گا اور یوں بے چارہ مزید گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا جائے گا لہٰذا کسی کو اس طرح سوشل میڈیا پر سمجھانا درست طریقہ نہیں ہے۔ ہم بھی سوشل میڈیا استعمال کر رہے ہیں لیکن اس کے ذریعے ہم نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور مدنی گلدستے اور تحریری مدنی پھول عام کرتے ہیں۔ ہمارے یہاں کسی پر بے جا تنقید کرنے کا سلسلہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو سمجھانے کے لیے ہم یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ اس کا نام لے کر اور اس کی پہچان دے کر اس کا ڈبہ باندھ دیں یا جھنڈا چڑھا دیں۔

بعض اوقات کسی کو بدنام کرنے کی جائز صورت بھی ہوتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں موجود ہے کہ "فاسق کو مشہور کرو، لوگ اسے کب پہچانیں گے اس کا ذکر اس برائی کے ساتھ کرو جو اس میں ہے"[1] لیکن یہ صورت نہیں دیکھی جاتی اور لوگ خواہ مخواہ پیچھے پڑ جاتے ہیں اور سوشل میڈیا پر برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ یاد رہے! سوشل میڈیا پر ایک دوسرے پر تنقید کرنے والوں کے درمیان بھلے بعد میں صلح بھی ہو جائے مگر مواد کی صورت میں جو تیر کمان سے نکل گیا وہ پلٹ کر نہیں آتا اور اُسے دوست دشمن سب اپنی فائلوں میں جمع کر لیتے ہیں لہٰذا اگر کسی مسلمان کی منفی باتیں آپ تک پہنچ جائیں تو اسے آگے نہ بڑھایا کریں بلکہ جو آپ کو بھیجے اُسے بھی سمجھا دیں کہ اس سے دین کا کیا فائدہ ہو گا؟ یا اس طرح کرنے سے جس کو آپ سمجھانا چاہ رہے ہیں کیا اس کی اصلاح ہو جائے گی؟ ہو سکتا ہے اس تک آپ کا یہ پیغام نہ پہنچے اور آپ بے چارے کو بس بدنام کر رہے ہوں۔ کیا اصلاح کا یہ اسلامی طریقہ ہے؟ ہر گز نہیں۔

سوشل میڈیا کے ذریعے بُرا چرچا کرنا اشاعتِ فاحشہ ہے

سُوال: کیا سوشل میڈیا کے ذریعے بُرا چرچا کرنا بھی اشاعتِ فاحشہ ہے؟[2]

---

1. ...... موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب الغیبۃ و النمیمۃ، باب الغیبۃ التی تحل لصاحبھا الکلام بھا، ۴/۳۷۳، حدیث: ۸۴ المکتبۃ العصریۃ بیروت
2. ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: بُرا چرچا کرنا چاہے چھاپ کر ہو یا بول کر یا سوشل میڈیا کے ذریعے اشاعتِ فاحشہ ہے۔ جو لوگوں کو سوشل میڈیا کے ذریعے رُسوا اور بدنام کرتے ہیں، خصوصاً جو دین کی خدمت کر رہا ہو اس کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کر کے بُرا چرچا کرتے اور اشاعتِ فاحشہ کرتے ہیں ان کی قرآنِ کریم نے مذمت کی ہے۔ اے سوشل میڈیا استعمال کرنے والو! کان کھول کر سُن لو! جو لوگوں میں افواہیں چھوڑتے اور طرح طرح سے فتنے جگاتے رہتے ہیں ان کے بارے میں قرآنِ کریم فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(۱۹)﴾ (پ۱۸، النور: ۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: "وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" بہت سوچ سمجھ کر سوشل میڈیا کے مواد کو آگے بڑھانا چاہیے، کئی بار میرے پاس شرعی مسائل آتے ہیں تو بعض اوقات ان میں مجھے کہیں کھٹکا ہو جاتا ہے اور شرحِ صدر نہیں ہو پاتا یعنی مسئلے کی سمجھ نہیں آتی تو ایسی صورت میں کوشش کرتا ہوں کو اس مسئلے کو عام نہ کروں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں غلط مسئلہ عام کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ یوں ہی میرے پاس طرح طرح کی تحریریں آتی ہیں اور ان میں سے ہر تحریر سے میرا دل مطمئن ہو یہ ضروری نہیں بھلے لکھنے والا کتنا ہی اچھا ہو اور اس نے جان بوجھ کر اس میں کوئی غلطی نہ کی ہو لیکن یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ جس کو میں نے غلط سمجھا وہ غلط ہی ہو مگر جب سمجھ نہیں آتا تو اس کو آگے بڑھانے کے بجائے وہیں رکھ دیتا ہوں یا پھر معلومات کر لیتا ہوں کہ آیا یہ بات درست ہے یا نہیں؟ اگر ہم سب کی ایسی سوچ بن جائے تو ہم بہت ساری غلط باتیں اِدھر اُدھر کرنے سے بچ جائیں گے۔ دینی باتیں آگے بھیجنے سے پہلے علما سے رجوع کر لینا بہت مفید ہے کیونکہ لوگوں کو لاکھوں جھوٹی حدیثیں گھڑے ہوئے بہت عرصہ گزر چکا ہے اب تو لوگ سوشل میڈیا پر لاٹ کے لاٹ گھڑتے ہوں گے اور جہالت کی وجہ سے یا علم، معلومات اور احتیاط کی کمی کے سبب خالی سنی سنائی بات یا کسی بزرگ کے قول کو حدیثِ رسول بنا دیتے ہوں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ لوگ سنی سنائی باتوں کے بارے میں بے دھڑک بول دیتے ہیں کہ حدیثِ پاک میں یوں آیا ہے، اللہ پاک یوں فرماتا ہے تو جب تک کسی فرمان کے متعلق سو فیصدی معلومات نہ ہو تب تک ایسا نہیں بولنا چاہیے۔

کیا لوگوں نے عید کے دن کو گناہ کرنے کا دن سمجھ لیا ہے؟

سُوال: لوگوں کی ایک تعداد ہے جو عید کو تفریح اور مَعَاذَ اللہ گناہ کا دن سمجھتی ہے۔ گھومنا پھرنا، موج مستی کرنا اور تفریحات میں مصروف رہنا یہ سب عید کے دن ہوتا ہے اور لوگوں نے عید کے دن برائی کے کئی کاموں کا پلان بھی بنایا ہوا ہوتا ہے تو ایسوں کو کس طرح سمجھایا جائے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: آپ کے سوال میں کئی صورتیں بن رہی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ لوگوں میں یہ سوچ نہیں ہے کہ عید گناہ کرنے کے لیے آتی ہے البتہ عید کے موقع پر بعض گناہ ہو جاتے ہیں۔ تفریح کو بھی مطلقاً ناجائز نہیں کہہ سکتے، بعض صورتوں میں تفریح جائز ہوتی ہے اور بعض میں ناجائز۔

نہ سُدھرے ہیں نہ سدھریں گے قسم کھائی ہے

سُوال: اب سینما گھر بڑھ گئے ہیں اور پہلے سے زیادہ جدت والے ہو گئے ہیں۔ لوگوں کا رجحان بھی ان کی طرف بڑھتا چلا جارہا ہے اور عید کے دنوں میں شاید مزید بڑھ جاتا ہے تو آج رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی ستائیسویں رات ہے اور اس رات لوگوں کی ایک تعداد اجتماع میں آتی ہے اور بیان وغیرہ سنتی ہے مگر عید پر ان کا ذہن تبدیل ہو جاتا ہے اس حوالے سے راہ نمائی فرمادیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: بعض اوقات سننے والے بھی سُن ہو کر سنتے ہیں اور ان کا یہ آخری فیصلہ ہوتا ہے کہ "ہم نہ سدھرے ہیں نہ سدھریں گے قسم کھائی ہے"۔ اس طرح کے واقعات تو آپ خود بتاتے رہتے ہیں مثلاً ایک بار آپ نے یہ بتایا تھا کہ آپ نے کسی پر انفرادی کوشش کی تھی اور دین کی بات بتائی تھی تو وہ پہلے آپ کی باتوں میں آ گیا اور اثر قبول کیا مگر پھر کہنے لگا کہ مجھے تو آپ لوگوں کے ساتھ آنا ہی نہیں ہے اور میں جہاں ہوں بس مجھے وہیں رہنا ہے، میں سب کچھ نہیں چھوڑ سکتا، میں آپ کی باتوں میں کہاں آ گیا؟ اس طرح کا قصہ آپ نے سنایا تھا۔ (اس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) ہوا یہ تھا کہ ایک بہت ہی بڑی پروفیشنل شخصیت ہمارا مدنی چینل دیکھ رہی تھی، ہم نے ان سے کہا تھا کہ مدنی چینل دیکھ کر بتائیے گا کہ ہمیں کیا بہتری لانی چاہیے؟ پھر انہوں نے خود بتایا کہ میں مدنی چینل دیکھ رہا تھا تو میں آپ کی باتوں میں کھو گیا اور مجھے آپ کی

باتیں بہت اچھی لگیں، پھر اچانک میں نے سوچا کہ میں کدھر کھو گیا؟ یہ تو میری لائن ہی نہیں ہے، مجھے تو یہ دیکھنا ہے کہ پکچر کیسی ہے؟اس شخصیت کی گفتگو کا کچھ اس طرح کا خلاصہ تھا۔(اس موقع پر امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یوں ہی ایک شخص نے مجھ سے بھی کہا تھا کہ آپ اجتماع میں ایسے بیانات کرتے ہو کہ میں Off ہو جاتا ہوں، پھر وہ واقعی Off ہو گیا اور اس نے اجتماع میں آنا ہی چھوڑ دیا۔اب خدا جانے اس کی زندگی Off ہو گئی یا On ہے؟ جب انہوں نے مجھ سے یہ بات کی تھی شاید اس وقت بھی وہ مجھ سے عمر میں بڑے تھے۔میرے خیال میں وہ نمازی بھی تھے جیسا کہ بعض لوگ جدی پشتی نمازی ہوتے ہیں مگر ان بے چاروں کی ذہنی حالت ایسی ہوتی ہے کہ اَلْاَمان اَلْاَمان! جس کو اللہ پاک چاہے بس وہی ہدایت پر آتا ہے، اللہ پاک کرے کہ ہم ہدایت یافتہ ہی رہیں اور ہدایت یافتہ ہی اُٹھیں۔اگر ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بہتریاں آتی رہیں گی۔

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**فکرِ مدینہ**“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰه عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728
فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net